بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ماہوار ۱/۸ روپیہ

جلد ۳۵ | ۳ ماہ وفا ۱۳۲۶ ھش | ۱۳ شعبان ۱۳۶۶ھ | ۳ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۵۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں میں درد نقرس کا دورہ شروع ہوگیا ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

روزنامہ پرتاپ یکم جولائی میں مدیر صاحب نے مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے "پریشان خود مختاری" اس میں آپ نے ریاست حیدرآباد دکن کو مخاطب کر کے یہ بتانے کی کوشش کی ہے۔ کہ ریاست ہذا انگریزوں کی غلامی کو قبول کرتی رہی ہے۔ لیکن اپنی قومی حکومت کے ماتحت رہنا پسند نہیں کرتی۔ یہ عجیب قسم کی دلیل آپ ہی کا خاص حصہ ہے۔ آپ کو یہ معلوم نہیں۔ کہ کانگرس جو آج قومی حکومت قائم کرنے کی دعویدار ہے۔ اس کی بنیاد مسٹر ہیوم اور لارڈ ڈفرن جیسے خالص انگریزوں نے رکھی تھی۔ اور اس وقت سے لے کر آج تک انگریزوں کی وفاداری اور غلامی کا دم بھرتی رہی ہے۔ ہم یہاں وہ سرٹیفکیٹوں کا کچھ حصہ جو انگریزوں نے اس قوم کو دیا ہے۔ جس کی آج کانگرس نمائندہ ہے یہاں درج کرتے ہیں۔ تاکہ دنیا کو اس قوم کی آزادی پسندی کا علم ہو جائے۔

لارڈ ایلنبرا گورنر جنرل نے ۱۸۴۲ء میں کابل اور غزنی کے معرکہ کے بعد ڈیوک آف ولنگٹن کو لکھا تھا۔

"مجھے اچھی طرح ثابت ہوگیا ہے۔ کہ وہ خاص لوگ (مسلمان) جن کی گذر ہمارے ٹکڑوں پر ہے۔ وہ دل سے ہمارے بدخواہ تھے۔ بخلاف اس کے ہندو ہماری فتح پر اظہار مسرت کر رہے ہیں۔ جب ہمیں ان مسلمانوں کی دشمنی کا یقین کامل ہے۔ جن کی تعداد ۱/۱۰ ہے۔ تو پھر کیوں نہ ہم اس قوم کا ساتھ دیں۔ جس کی تعداد ۹/۱۰ ہے۔ اور جو ہماری وفادار ہے"

پھر یہی لارڈ صاحب ۱۸۴۳ء میں رقمطراز ہیں۔

"میں اس عقیدہ کے خلاف کیسے آنکھیں بند کرلوں۔ کہ مسلمانوں کی نسل دیوانہ وار ہماری دشمن ہے۔ اور اس لئے ہماری صحیح پالیسی یہ ہے کہ ہندوؤں کے ساتھ مہربانی کی جائے"

ظاہر ہے کہ ہندوستان کا حکمران گورنر جنرل یہ سرٹیفکیٹ یونہی نہیں دے رہا۔ اس سے صاف نظر آجاتا ہے۔ کہ کانگرس کی قوم نے ہندوستان کو غلام بنانے میں کتنا بڑا حصہ لیا ہوگا۔

یہ تو معاملہ کا ایک پہلو ہے۔ اب ذرا کانگرس کے بانیوں کا ایک آدھ قصیدہ بھی سن لیجئے۔ جو وہ انگریز حکومت کی مدح سرائی میں گاتے رہے ہیں۔

مسٹر بنرجی جو کانگرس کے بانیوں میں سے تھے اپنے صدارتی ایڈریسوں میں فرماتے ہیں۔

"جو کچھ ہم کو ہدایت نصیب ہوئی ہے وہ برٹش گورنمنٹ کی بدولت ہوئی ہے۔ ہم کو مردانہ وار برسر عام کہنا چاہیئے کہ ہم راج بھگت ہیں اور حکومت کے وفادار" ۱۸۸۵ء

"یہ بات صرف برطانوی راج کے ہی اندر ممکن ہے۔ . . . . . . ہم کو مردوں کی طرح اعلان کرنا چاہیئے۔ کہ ہم پورے طور پر وفادار ہیں" ۱۸۸۶ء

"کانگرس راج کی بنیاد برٹش راج کے ساتھ وفاداری کے لئے ڈالی گئی ہے۔ جس سے ہمارا ملک خوشحال ہے۔ کانگرس نے کبھی یہ اجازت نہیں دی۔ کہ ذرا بھی شبہ پیدا ہو کہ برطانوی راج الٹ دیا جائے۔" ۱۹۰۹ء

"تمام سوچنے سمجھنے والے برطانوی راج کو اللہ کی جانب سے سمجھتے ہیں" ۱۹۱۱ء

"جب سے کہ ہندوستان کا برطانوی تاج سے بلاواسطہ تعلق ہوا ہے۔ ہم ہمیشہ بادشاہ کے وفادار رہے ہیں۔ اور ہماری وفاداری غیر متزلزل ہے" ۱۹۱۴ء

ہم کانگرس کے بڑے بڑے لیڈروں کے اور بیانات سے بھی ایسے ٹکڑے پیش کر سکتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ "قومی حکومت" کے مدعی انگریزوں کی وفاداری کے گن گانے میں والیان ریاست سے کسی طرح پیچھے نہیں رہے۔ ہم موجودہ لیڈروں کے کوائف بھی پیش کر سکتے ہیں کہ کس طرح انگریزوں کی خوشامد کر کے وہ درجۂ نوآبادی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ انگریز کے سامنے کیا والیان ریاست۔ اور کیا کانگرس سب ہی اپنی اغراض کیلئے گھٹنے ٹیکتے چلے آئے ہیں۔ اور جس طرح وہ ریاست حیدرآباد کو دباتے رہے ہیں۔ اسی طرح کانگرسی لیڈروں کو بھی دباتے رہے ہیں۔ اس لئے پرتاپ کا حیدرآباد پر زبان طعن و تشنیع دراز کرنا کسی طرح زیبا نہیں ہے۔

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

کانگرس کا یہ ادعا کہ وہ انگریز کی وارث بلا شرکت غیرے ہے۔ اور باقی تمام عناصر کو اس سے دب کر رہنا چاہیئے ایک موہوم خیال ہے۔ اس خیال کی پیروی کرنے سے کانگرس ہندوستان کے مسائل کو آسان نہیں بلکہ اور بھی مشکل بنا رہی ہے اس کو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ اس کو دیا ہے اس کو صبر و تحمل سے برداشت کرنے کی کوشش کرے۔ اور ابھی سے دوسرے گھروں کو اپنے قبضہ میں لانے کی حرص نہ کرے۔ اگر یہ آزادی ہے جو ہم کو مل رہی ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ اپنا حصہ لے۔ دوسروں کے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

حصوں پر نظر نہ رکھے۔ یہ وقت نہایت نازک وقت ہے۔ اس کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیئے۔ تا ایسا نہ ہو کہ رحمت زحمت بن جائے۔ اگر وہ چاہتی ہے۔ کہ کسی وقت تمام ہندوستان متحد ہو جائے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ اپنے حصہ میں ایسی فضا پیدا کرے۔ کہ دوسرے عناصر خود اس کی طرف دست تعاون بڑھائیں۔ لیکن جو فاشی طریقے اس وقت وہ استعمال کر رہی ہے۔ ان سے کبھی فلاح کی امید نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس عجلت سے نقصان ہی ہوگا۔ ؎

آہستہ خرام بلکہ مخرام

ہڑتال کی وبا اور کانگرس

آج جبکہ کانگرس کے بڑے بڑے لیڈر برسرِ اقتدار ہیں۔ پھر بھی آئے دن مختلف مقامات پر ہڑتالوں کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ آج کی ہی خبر ہے۔ کہ بمبئی میں ریلوے ملازمین کی ہڑتال نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ اور بمبئی کے کانگرسی وزراء اور پنڈت نہرو نے اپیل کی ہے۔ کہ ملک کی نازک صورت حالات کے پیش نظر ہڑتال بند کر دی جائے۔

تعجب ہے کہ جو لوگ کل تک سب سے زیادہ ملک کو ہڑتالیں کرنے پر اکساتے رہے ہیں۔ وہی آج ہڑتال بند کرنے کی اپیلیں کر رہے ہیں۔ بھلا یہ کہاں کی انصاف پسندی ہے۔ کہ انگریزی حکومت میں جو چیز جائز بلکہ مستحسن سمجھی جاتی تھی۔ وہی آج کانگرسی حکومت میں ناجائز ہو جائے۔

درحقیقت ہڑتال ہر حالت میں اور ہر حکومت میں ناجائز ہے۔ اس سے دنیا کا امن برباد ہوتا ہے۔ اور مشکلات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسلام نے اسے ناجائز قرار دیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ ہزاروں طعن و تشنیع کے باوجود اس سے بچتی رہی ہے اور دوسروں کو بھی اس سے بچنے کی تلقین کرتی رہی ہے۔ لیکن چونکہ کسی مصیبت کا احساس صحیح معنوں میں اسی وقت ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے سر پر آئے۔ اس لئے کانگرسی زعماء حکومت کی مخالفت کے زمانہ میں تو بڑے زور شور سے خود ہڑتال کو ہوا دیتے رہے لیکن جب حکومت کی ذمہ واری سر پر آئی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

چند سوالات کے جوابات

(مرتبہ :- چودھری منیر احمد صاحب ونیس)

قادیان یکم ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باوجود ناسازیٔ طبع کے بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور فرمایا۔ چونکہ میں زیادہ بول نہیں سکتا۔ اس لئے اگر کسی دوست نے کوئی سوال دریافت کرنا ہو۔ تو دریافت کر لیں۔ میں مختصراً جواب دے دونگا۔ اس پر حضور کی خدمت میں بعض دوستوں نے سوالات پیش کئے۔ ان کے جواب جو حضور نے دیئے۔ مختصر طور پر ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

سوال۔ ایک چھوٹے بچے کی ماں فوت ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس کی محبت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اس میں بچے کا کیا قصور ہے۔ کہ اسے سزا ملتی ہے؟

جواب:- قصور کا سوال تو تناسخ والوں کا ہے۔ ہم تو اس کے قائل نہیں۔ اسلام نے بتایا ہے۔ کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے دو قانون جاری ہیں۔ ایک قانونِ شریعت اور دوسرا قانونِ قدرت۔ قانون شریعت میں قصور اور گناہ کا تعلق ہوتا ہے۔ اس میں صرف اسی شخص کو سزا ملے گی۔ جو قانون شریعت کی خلاف ورزی کرے گا۔ اور جو قانون شریعت پر عمل پیرا ہوگا۔ اسے بہتر بدلہ ملے گا۔ لیکن قانون قدرت میں قصور وغیرہ کا کوئی تعلق نہیں۔ اس کا تعلق اسباب اور علل سے ہوتا ہے۔ جس قسم کے اسباب و علل کوئی شخص اختیار کرے گا۔ اسی قسم کا نتیجہ اسے مل جائیگا۔ مثلاً کوئی شخص عین اس وقت کسی درخت کے نیچے پہنچ جائے۔ جبکہ وہ گر رہا ہو۔ تو وہ نیچے آکر یقیناً ہلاک ہو جائیگا۔ خواہ وہ مومن ہو یا کافر۔

سوال۔ آج کل ہندو مسلم جنگوں کے نتیجہ میں جو عورتیں آتی ہیں۔ کیا ان سے تعلق جائز ہے؟

جواب: [illegible] جنگ کون قرار دیتا ہے۔ کیا جنگ میں لڑنے والے کو بعد میں [illegible] دی جاتی ہے؟ مگر یہاں تو پھانسی ملتی ہے۔ جنگ تو ایک حکومت کے دوسری حکومت کے خلاف باقاعدہ طور پر نبرد آزما ہونے کو کہتے ہیں۔ نیز اسلام نے ایسے تعلقات کی جو اجازت دی ہے۔ وہ ہر جنگ میں بھی نہیں بلکہ صرف جہاد میں ہے صرف اسی صورت میں [illegible]۔ دراصل اس جنگ میں جو عورتیں لونڈی بنائی جاتی ہیں۔ ان سے بھی تعلق اس کی رضا مندی کے بغیر نہیں ہوتا۔ اور چونکہ وہ لونڈی ہوتی ہے۔ اس لئے عام اعلان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ باہم رضامندی کافی ہے۔ اور اس کے حقوق بھی بیویوں کے سے ہوتے ہیں بلکہ اسلام نے ایسی عورت کو یہ بھی حق دیا ہے کہ مکاتبت کر کے آزاد ہو جائے۔

سوال۔ جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے دریافت کیا۔ کہ قرآن کی آیت والّتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشھدوا علیھن اربعۃ منکم فان شھدوا فامسکوھن فی البیوت حتی یتوفھن الموت او یجعل اللہ لھن سبیلا۔ (النساء) میں فاحشہ چار مرد گواہوں۔ عورتوں کو گھروں میں رکھنا اور یجعل لھن سبیلا کے الفاظ سے کیا مراد ہے؟

جواب:- حضور نے جواب میں فرمایا۔ یہ آیت ایسی ہے کہ پہلے مفسرین نے اس کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ اور اس کا مطلب نہ سمجھنے کی وجہ سے اسے منسوخ قرار دے دیا ہے۔ اصل میں انہیں زیادہ تر غلطی لفظ فاحشہ سے لگی ہے۔ جس کے معنے انہوں نے صرف زانیہ کے لئے ہیں۔ حالانکہ لفظ فاحشہ سے مراد ایسی برائی کے بھی ہوتے ہیں۔ جو عریاں ہو اور نمایاں طور پر بری نظر آئے۔ اور ضروری نہیں کہ یہ برائی زنا ہی ہو۔ بلکہ ہر بد اخلاقی بدکلامی اور بدمعاملگی فحش کہلا سکتی ہے۔ جو عورت بہت زیادہ بدکلام ہو۔ اسے عربی میں فاحشہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ کوئی عورت اگر بعض برے اخلاق میں انتہاء کو پہنچ چکی ہو۔ تو اس کا علاج یہ ہے کہ اسے سمجھانے کی کوشش کی جائے۔ لیکن جب اسکی مرض لاعلاج صورت اختیار کر چکی ہو۔ تو پھر اسے گھر میں مقید رکھنا بہتر ہوگا۔ حتی کہ یا تو ایسی حالت میں اسے موت آ جائے۔ یا پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے ہدایت دے دے۔ اور اس کے اخلاق درست کر دے۔

درخواست دعاء

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب اور حضرت میاں شریف احمد صاحب بدستور بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

مسجد مبارک

بٹتی ہے یہاں شراب نورِ عرفاں
دل پاتا ہے لذتِ سرورِ عرفاں
کیا بات ہے مسجد مبارک کی بھی
گویا ہے یہ "بزم قدس" طورِ عرفاں

تیر مینائی

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

قرآن مجید کی مشکل آیات کے حل کے لئے

دعوت عام

(از مکرم جناب مولوی ابو العطاء صاحب)

معارف قرآنی صرف پاک دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔ اور کلام الہٰی کے خزانوں کی چابیاں مقدس ہاتھوں میں ہی دی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے لا یمسہ الا المطھرون۔ کہ اس کتاب کی حقیقت سے مطہر قلوب ہی آگاہ ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

مشکل قرآں نہ از ابنائے دنیا حل شود
ذوق آں میداند آں مستے کہ نوشد آں شراب

اللہ تعالےٰ کا یہ عظیم الشان احسان ہے۔ کہ اس وقت ہم میں ایک خاص مقدس و مطہر وجود موجود ہے۔ چند دن قبل سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس عرفان میں ذکر فرمایا ہے۔ کہ قرآن مجید کی مشکل آیات کے متعلق احباب اپنی مشکلات پیش فرمائیں۔ اس مجلس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے آیت قرآنی وان امرأۃ خافت من بعلھا نشوزًا او اعراضًا کی جو لطیف اور اچھوتی تفسیر فرمائی تھی جب وہ قارئین کے سامنے پوری تفصیل سے آئے گی۔ تو انہیں حقائق قرآنی کا بالکل نیا لطف حاصل ہوگا۔ میری اس تحریر سے اس وقت صرف یہ غرض ہے کہ میں بیرون قادیان کے جملہ احباب سلسلہ بلکہ ان غیر احمدی اصحاب سے بھی جن کو فہم قرآن کریم کا شوق ہے۔ اور وہ اس پاک کتاب کے معارف سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں درخواست کروں کہ جہاں قادیان کے بسنے والے مشکل آیات کے بارے میں استفسار کرکے تشفی حاصل کرتے۔ اور اپنے علم و عرفان میں اضافہ کرتے ہیں۔ وہاں باہر کے علم دوست احباب بھی قرآن مجید کے جس حصے یا جس آیت کو مشکل پائیں۔ اس کے متعلق تحریری استفسار بھیج کر تسلی حاصل کریں۔ آسمانی مائدہ سے غیر معمولی روحانی حظ اٹھانے کا یہ ایک نادر موقعہ ہے پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار جو دوست آیات قرآنیہ کے حقائق و معارف کے بارے میں استفسار بھیجیں گے انشاء اللہ ایسا انتظام کیا جائے گا۔ کہ انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جواب کا خلاصہ جلد سے جلد بذریعہ خط پہنچ جائے۔ اور تفصیل طبع ہونے پر مل جائے گی۔

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جن خزائن کاملہ کی تقسیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ شروع ہوئی ابھی تک وہ پوری شان سے جاری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

ایک غیر مطبوعہ خط

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کے نام

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غیر مطبوعہ خط درج کیا جاتا ہے جو حضور نے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو ان کے والد صاحب کی وفات پر تحریر فرمایا تھا۔ یہ خط حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کے صاحبزادے تقی الدین صاحب نے شائع کرنے کے لئے دیا ہے۔ جو شکریہ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی

محبی عزیزی اخویم رشید الدین صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا کارڈ پہنچا آپ کے بزرگوار والد صاحب کے واقعہ وفات سے اس عاجز کو بہت افسوس ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ جل شانہ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اپنے رحمت اور فضل کے سایہ میں ہمیشہ رکھے آمین۔ عزیز من کبھی انسان کے والدین ہمیشہ ساتھ نہیں رہ سکتے۔ یہی سنت اللہ ہے۔ والد کی وفات کا صدمہ بہت بڑا ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کا آپ متولی ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ جب میرے والد صاحب فوت ہونے کو تھے۔ تو مجھ کو بھی بہت غم ہوا تھا۔ اور خود خدا تعالےٰ نے مجھ کو ان کی وفات کی خبر سنائی تھی۔ اور جب میں نے خبر پاکر غم کیا تو یہ الہام ہوا تھا الیس اللہ بکاف عبدہ۔ سو خدا تعالےٰ نے آپ کو ہر ایک طرح کی رشد اور نیک بختی بخشی ہے۔ خدا تعالےٰ آپ کو ہرگز کوئی غم نہیں دے گا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ آپ کو خدا تعالےٰ آپ کے بھائیوں سے زیادہ مورد رحم اور فضل کرے گا۔ باپ کے فوت ہونے سے ایک نیا عالم شروع ہوتا ہے اور دنیا بدلتی ہے۔ پس خدا تعالےٰ یہ تبدیلی آپ کے لئے اپنے فضل اور رحمت کے سہارے سے کرے آمین ثم آمین

والسلام۔ خاکسار۔ غلام احمد از قادیان ۱۴ مئی ۱۸۹۶ء

ایک غیر احمدی دوست کا خط

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

محترم ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم۔ میں اپنی زندگی کے دو واقعات تحریر کرتا ہوں جو حضرت مرزا صاحب کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ واقعات غیر احمدی ہونے کی حیثیت میں ہی معرض وجود میں آئے۔ (۱) ۱۹۳۶ء کا ذکر ہے کہ میں حکیم احمدین صاحب کے پاس بمقام شاہدرہ لاہور پڑھا کرتا تھا۔ مجھے احمدیت کے ساتھ صرف لگاؤ ہی نہیں تھا۔ بلکہ نہایت محبت تھی۔ اور دن رات دل میں دعائیں کیا کرتا تھا۔ کہ خدا احمدیت کو بادشاہت عطا کرے۔ ایک دن تہجد کی نماز میں بہت تضرع سے دعا کرنے کے بعد بیٹھا ہی تھا۔ کہ مجھے اونگھ آگئی۔ اس حالت میں مجھے نہایت زوردار اور پرشوکت آواز میں یہ الفاظ سنائی دیئے۔

”وہ خدا جو بادشاہت ورحمت عطا کرتا ہے“ حکیم احمدین کے خسر بزرگ تھے میں نے ان سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رحمیت وہ صفت ہے۔ جو افعال پر نتائج مرتب کرتی ہے۔ اس لئے احمدیوں کو بادشاہت کے حصول کی تیاری کرنی چاہیئے۔ اور یہ الہام ہے (۲) دوسرا واقعہ ۱۹۴۲ء میں یہ پیش آیا۔ میں اور حکیم شریف احمد صاحب احمدی بٹالہ سے بذریعہ سائیکل قادیان چلے۔ جب قادیان کے قریب آئے اور مسجد اقصیٰ نظر آئی۔ تو میرے دل میں قدرتاً یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ کہ یہ مسجد وہی ہے جہاں معراج کی رات حضور نے انبیاء کے ساتھ نماز پڑھی تھی۔ میں نے یہ خیال کیا ہی تھا۔ کہ حکیم صاحب نے یہی الفاظ ومفہوم دہراتے ہوئے مجھے درود پڑھنے کی تاکید کی۔ میں نے کہا کہ مجھے تو الہاماً معلوم ہو گیا ہے اس کے بعد ہم مسجد اقصیٰ میں گئے غسل کیا۔ اور نماز ظہر ادا کرنے کے بعد وہاں سو گئے۔ تو مجھے خواب آیا۔ کہ ایک بہت بڑی سٹیج لگی ہوئی ہے۔ میں اس پر کھڑا ہو کر احمدیت کی حمایت میں پر دلائل تقریر کر رہا ہوں۔ اور پبلک کثیر تعداد میں بیٹھی ہے مجھے ایک دوست نے کہا کہ مجھے جا تھ دو جب یہ نیچے اتریگا میں اس کا پیٹ پھاڑ دونگا۔ اس نے بڑی نالائقی کی ہے کہ احمدیت

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے)

حضورؑ نے آپ کو دارالمسیح کے بڑے دالان میں اپنے پاس چارپائی پر بٹھا لیا۔ اور فرمایا کہ میں نے اس لئے بلایا ہے۔ کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جوان اچھا تندرست آدمی ہوتا ہے۔ اور اس کے مرنے کا خیال بھی نہیں ہوتا۔ اور یکدم سنتے ہیں۔ کہ وہ فوت ہو گیا۔ اس وقت حضورؑ کا چہرہ نہایت پر جلال نظر آتا تھا۔ آپؑ نے فرمایا۔ کہ ہمیں ایک فراست دی جاتی ہے۔ جس سے ہم جان لیتے ہیں۔ کہ اس شخص میں رشد اور سعادت کا مادہ ہے۔ مگر لوگ اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ کہ ولایت ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جو ولیوں کی جیب میں ہے۔ یا ان کے رومال کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ اور جس پر وہ خوش ہوں۔ اسے جیب سے نکال کر یا رومال سے کھولکر دیدیتے ہیں۔ مگر یہ غلط ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ملتی انہی لوگوں سے ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ مگر اس کا طریق یہ ہے۔ کہ ان لوگوں پر فیضان کے خاص وقت آتے ہیں۔ ان اوقات میں جو رشد اور سعادت والے لوگ ہوتے ہیں۔ اپنی استعداد کے مطابق اس فیضان سے حصہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح فیضان کے مختلف وقتوں میں حسب استعداد وہ اس قدر فیضان حاصل کر لیتے ہیں۔ کہ جسے ولایت کہتے ہیں۔ اس خداداد فراست کے ساتھ ہم لوگ جس میں اس رشد اور سعادت کو دیکھ لیتے ہیں۔ اگر وہ شخص فیضان کے نزول کے وقت موجود نہیں ہوتا تو ہمیں کچھ رنج اور افسوس ہوتا ہے۔ کہ فلاں شخص موجود نہ تھا۔ اگر ہوتا تو وہ بھی فائدہ اٹھا لیتا۔ خدا نے مجھے جو فراست دی ہے اس کے ساتھ میں آپ میں وہ رشد اور سعادت دیکھتا ہوں۔ اس لئے میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کم از کم [illegible] میرے پاس رہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے عرض کی۔ کہ حضور اگر میرے ساتھی چلے گئے ہیں۔ مگر میں رہنے کے واسطے تیار ہوں۔ اگر حضور اجازت دیں۔ تو میں ہمیشہ کے واسطے حضورؑ کی خدمت میں رہنے کے لئے تیار رہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت آپ کا رہنا مناسب نہیں۔ کیونکہ آپ پادریوں کے پاس ملازم ہیں۔ اور وہ لوگ ہمارے دشمن ہیں۔ جب انہیں معلوم ہوگا کہ آپ ہمارے پاس رہ گئے ہیں تو وہ آپ پر کوئی مقدمہ بنا دیں گے۔ اس لئے سر دست آپ چلے جائیں۔ اور پھر آٹھ نو ماہ کی رخصت لے کر آ جائیں۔ اس پر آپ رخصت ہوئے۔

غالباً ۱۹۰۱ء کی بات ہے۔ کہ آپ پشاور سے ملازمت ترک کرکے قادیان میں آ گئے۔ طالب علمی کے بعد گھر پر [illegible] افیون کا عادی دیکھ کر آپ بھی عادی ہو گئے تھے۔ لیکن قادیان آ گئے۔ تو کوئی آمد کا ذریعہ نہ تھا۔ حسب عادت [illegible] صاحب سے کچھ نہیں منگوا سکتے تھے۔ [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] ہمارے دوستوں کو نشہ کی عادت [illegible] اس لئے آپ نے [illegible] ترک کر دی۔ اس سے آپ [illegible] کی طرح [illegible] آپ نے تدریج ترک کرنا بھی [illegible] بلکہ یکدفعہ ہی ترک کر دیا۔ اس عادت کا خوب مقابلہ کیا۔

سیالکوٹ کی ایک مسجد کا غیر احمدیوں سے مقدمہ شروع ہوا۔ مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی مدرسہ تعلیم الاسلام میں دینیات کے مدرس تھے۔ انہیں مقدمہ کے لئے رخصت لینا پڑی۔ تو مولوی سرور شاہ صاحبؓ ان کی جگہ پندرہ روپیہ مشاہرہ پر ملازم ہو گئے۔ حالانکہ پشاور میں پادری ڈے اوزش کالج سے آپ کو ۱۸۰/- روپے مشاہرہ ملتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے زمانہ میں جب حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے سپرد مدرسہ احمدیہ کا انتظام ہوا۔ تو آپ ہندوستان کی اسلامی درسگاہوں کے مطالعہ کے لئے تشریف لے گئے۔ تا معلومات حاصل کرکے مدرسہ احمدیہ میں اصلاح کی جا سکے۔ اس وفد میں حضرت مولوی سرور شاہ صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جامعہ احمدیہ جب مدرسہ احمدیہ سے علیحدہ کیا گیا۔ تو آپ بارہ سال تک اس کے پرنسپل رہ کر اپریل ۱۹۳۹ء میں ریٹائر ہوئے۔ بعد ازاں وفات تک آپ تحریک جدید میں پرنسپل رہے۔ آپکی طرف سے فقراء کے لئے بھی دن مقرر تھے۔ گو اگر وہ مقررہ دن سے پہلے آ جاتے۔ تب بھی آپ انہیں خالی نہ لوٹاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے آپ مسجد اقصیٰ کے امام مقرر ہوئے تھے۔ لیکن حضرت مولوی عبدالکریم رضؓ کی وفات کے بعد حضور نے آپ کو مسجد مبارک میں نمازیں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور وہاں آپ سب اوقات نمازیں پڑھایا کرتے تھے۔ اور جمعے بھی پڑھاتے تھے۔ جن میں حضور بھی شامل ہوتے تھے۔ حضورؑ کے زمانہ میں کسی پر کوئی الزام لگایا گیا۔ حضور نے تحقیقات کرائی۔ لیکن یہ خیال رہا۔ کہ رعایت نہ کی گئی ہو۔ کسی سے حضورؑ کو معلوم ہوا۔ کہ مولوی سرور شاہ صاحب کی تحقیقات بھی اس تحقیقات کے مطابق ہے۔ تو حضورؑ نے فرمایا۔ کہ اگر مولوی سرور شاہ صاحب گواہی دے دیں۔ تو میں ان اکیلے کی گواہی پر فیصلہ صحیح سمجھوں گا۔ چنانچہ حضورؑ نے آپ کو بلوا کر آپ کی تحقیق سنی۔ اور مطمئن ہوئے۔

خلافت ثانیہ میں آپ کی تفسیر تعلیم الاسلام نام رسالہ میں شائع ہوتی رہی۔ جو قریباً آٹھ پاروں تک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیمار ہوئے۔ اور کچھ عرصہ درس نہ دے سکے۔ تو آپ ہی حضور کی جگہ درس دیتے تھے۔ جو حضور رضؓ کے درس کی طرح بدر میں شائع ہوتا۔ (باقی)

مجالس خدام الاحمدیہ اور احباب جماعت کی توجہ کے لئے

احباب کو معلوم ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ و نظارت تعلیم و تربیت کے مشترکہ انتظام کے ماتحت قادیان میں حسب سابق امسال بھی ۲۰ جولائی سے ۱۸ اگست تک تعلیم القرآن کلاس کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ کلاس حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے ارشاد مبارک کے ماتحت کھولی گئی ہے اور جماعتوں و مجالس کے نمائندگان کو قرآن کریم کا ترجمہ دیگر متعلقہ ابتدائی علوم سکھائے جاتے ہیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ اور درس القرآن اور رمضان میں قادیان میں قیام اور برکات کا حصول یہ ایسے امور ہیں۔ جن کو دین کا احساس رکھنے والے نوجوان یا بوڑھے ہرگز نظر انداز نہ کریں گے۔ میں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین و زعماء سے اور جملہ جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان یا سیکرٹریان تعلیم و تربیت سے توقع رکھتا ہوں۔ کہ وہ ہر مجالس اور جماعتوں سے کم از کم ایک ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں گے۔ جو واپس جا کر دوسرے دوستوں کو ترجمہ سکھا سکیں۔ امید ہے مخاطب حضرات توجہ فرما کر حضور ایدہ اللہ کے منشا مبارک کو پورا کرنے میں ہمارا تعاون فرمائیں گے۔ جو دوست آئیں۔ وہ مکرم جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی کو نظارت تعلیم و تربیت میں ملیں۔ انکی رہائش و خوراک کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔ مناسب ہوگا کہ ایسے دوست بذریعہ خط بھی اپنے آنے کا لکھ دیں۔ گذشتہ سال جو نمائندگان تشریف لائے۔ ان کا دوبارہ آنا زیادہ مفید ہوگا۔ تا ان کو آگے پڑھایا جا سکے۔ سنئے دوستوں کے لئے بھی انتظام ہوگا۔ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ صدر کمیٹی تعلیم القرآن

صوبہ بمبئی و دیگر ملحقہ جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

جماعت احمدیہ بمبئی نے خدا کے فضل سے دار التبلیغ جس کا نام حضور نے "الحق" رکھا ہے میں باقاعدہ نمازوں۔ اجلاس و درس تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ صوبہ بمبئی و ملحقہ جماعتوں یعنی کلمواگاؤں۔ شیموگا۔ پونا۔ ستارہ۔ بلگام۔ بہاول نگر۔ تھانہ وغیرہ کی تنظیم اور تربیت کی خاطر پریذیڈنٹوں اور افراد کے مکمل پتے درکار ہیں۔ پریذیڈنٹ و دیگر حضرات کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے مکمل پتوں کی انچارج مبلغ کو اطلاع دیں۔ پتہ:۔ احمدیہ دار التبلیغ "الحق" ۷ کلب بیک روڈ بمبئی۔ نمبر ۸

نئے ارض و سماء

ہسپانیہ میں دو نوجوانوں کا قبول اسلام

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

ہسپانیہ میں گو انگلستان وغیرہ ممالک کی طرح مذہبی تبلیغ کی آزادی نہیں پائی جاتی۔ لیکن تاہم ہمارے دونو مجاہد محمد اسحاق صاحب ساقی اور کرم الٰہی صاحب ظفر حتی المقدور دوسروں تک پیغام حق پہنچانے میں ساعی رہتے ہیں۔ ابھی حال میں دو اور نوجوانوں نے اسلام کے متعلق تحقیق کر کے اور اسے حقیقی مذہب پا کر اسے دل سے قبول کر لیا ہے۔ اور اپنی زندگی کو اسلامی احکام کے مطابق بنانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام مسٹر میگل ہے۔ اور دوسرے کا نام مسٹر فیبوس فیلپی رودریگز ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انہیں بالترتیب اجمل احمد اور فلاح الدین نام عطا فرمائے ہیں۔ ذیل میں مسٹر فلاح الدین صاحب کے خط کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا ہے۔ حضور کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

میرے پیارے آقا! سینٹرل لینگویج سکول میں ساقی صاحب اور ظفر صاحب سے جہاں وہ سپینش اور خاکسار انگریزی اور فرانسیسی سیکھ رہے ہیں۔ واقفیت ہوئی۔ اس دوستانہ تعارف کے بعد مجھے ان سے گفتگو کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ جو کہ بہت آسانی سے پوری بھی ہو گئی۔ انہوں نے جو میرے مذہبی مجھ سے میرا نام دریافت کیا۔ جواباً میں نے اپنا نام فیلیبوس بتایا۔ پھر دوران گفتگو میں ساقی صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی اور موت کے بارہ میں گفتگو شروع کر دی۔ لیکن تنگی وقت اور کلاس کا وقت ہونے کی وجہ سے سلسلہ گفتگو ختم نہ ہو سکا۔ مزید گفتگو کے لئے مجھے انہوں نے اپنے مکان پر دعوت دی۔ میں مکان پر گیا۔ چنانچہ وہاں گفتگو ہوئی۔ مذہبی گفتگو کا سلسلہ کئی روز بلکہ مہینوں جاری رہا۔ اور اس اثناء میں میں نے ٹیچنگز آف اسلام اور مسیح ہندوستان میں کا بھی مطالعہ کیا۔ پہلے پہل تو میں اسلام سے بہت متنفر تھا۔ کیونکہ میرے رگ و ریشہ میں کیتھولک مذہب سمایا ہوا تھا۔ لیکن روز امنہ کی بحث و گفتگو نے آخر مجھ پر اسلام کی صداقت منکشف کر دی میں بے انتہا شکر گذار ہوں اس خدا کا جس نے مجھے اسلام کی تعلیم سے واقفیت کی توفیق بخشی۔ اور جس نے حضور کو دنیا کے مختلف اطراف میں مبلغین بھجوانے کی توفیق عطا فرمائی۔ خصوصیت سے سرزمین سپین میں جہاں اسلام نے کئی صدیوں تک حکومت کی۔

میں نے شرائط بیعت پڑھ لئے ہیں۔ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی مدد سے زندگی بھر ان پر عمل کروں گا۔ اور آپ کے تمام حکموں کو بجا لاؤنگا آخر میں حضور کی خدمت میں نہایت انکسار سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر حالت میں ان پر عمل کرنے کی اور فرمانبرداری کی توفیق بخشے اور دن بدن ایمان میں زیادہ سے زیادہ ترقی کروں۔ اور میرا ہر دن اطاعت و فرمانبرداری میں بسر ہو۔ اور خدا تعالیٰ مجھے نور و روحانیت عطا فرمائے جس کے ذریعہ اور لوگوں کو منور کر سکوں۔ جو ابھی تک ایمان نہیں لائے۔

حضور کا فرمانبردار خادم فیلیبوس فیلپی
رودریگز

مدرسہ احمدیہ جماعت چہارم کا دوبارہ امتحان

جماعت چہارم مدرسہ احمدیہ کے ان تمام طلباء کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے جنہوں نے اس سال جماعت چہارم کا امتحان دیا تھا کہ ان کا مندرجہ ذیل پرچوں کا دوبارہ امتحان ہوگا۔ اور یہ امتحان ۵ جولائی ۱۹۴۶ء سے شروع ہوگا۔

ادب عربی ... خوب۔ صرف الف۔ صرف ب۔ انگریزی A ۔ انگریزی B ۔ تاریخ و معلومات عامہ۔ سیکرٹری مجلس تعلیم قادیان

تحریک جدید کی بمبئی ایجنسی

یہ ایجنسی تاجروں اور ٹیلر ماسٹروں کو اونی کپڑے سپلائی کر سکتی ہے۔ کٹنگ بطور نمونہ بھی مل سکتے ہیں۔ نیز شربت اور سوڈا واٹر کے ایسنس اور دیگر اجزاء بھی نہایت سستے داموں مل سکتے ہیں۔

احمدی تاجر احباب خود فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی فائدہ اٹھانے کی تلقین کریں۔

پتہ یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی ۲۳ جمشید فیروز محل ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی نمبر ۳۔

وکیل التجارۃ تحریک جدید قادیان

جزاھم اللہ احسن الجزاء

دمشق کے احمدیوں نے مرکز سلسلہ سے مستحق بھائیوں کو فراموش نہیں کیا۔ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر کی معرفت مندرجہ ذیل دوستوں نے جو رقوم سیکرٹری دارالشیوخ کمیٹی کو بھجوائی ہیں۔ وہ شکریہ کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ خود شیخ نور احمد صاحب منیر نے بھی اس امداد میں شمولیت فرمائی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مخلص بھائیوں کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور ان کی ضروریات کا خود کفیل ہو۔ آمین

(۱) السید مسلم السیروان المحترم ۱۰ سیرہ
(۲) السید محی الدین الحصنی ۳۰۰ ″
(۳) السید بدر الدین الحصنی ۷۵ ″
(۴) السید جمیل الحصنی ۱۰ سیرہ
(۵) الشیخ نور احمد منیر ۱۰ ½ ″

نوٹ ایک سیرہ ہندوستانی ½ روپیہ کے برابر ہوتا ہے۔

سیکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان

کیا اردو ہندی اور گورمکھی کے امتحانات کا سنٹر قادیان ہوگا؟

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے کہ امسال عربی و فارسی کے امتحانات کے لئے قادیان سنٹر ہوگا۔ اس سال اردو ہندی اور گورمکھی کے امتحانات کے لئے قادیان سنٹر منظور ہوا تھا۔ کیونکہ دونوں امتحانوں کی تاریخیں الگ الگ تھیں یونیورسٹی نے اب اپنے آخری اعلان میں ان زبانوں کے جملہ امتحانات کی ایک ہی تاریخ ۶ ستمبر ۱۹۴۶ء مقرر کر دی ہے۔ اس لئے اب ارادہ ہے کہ عربی و فارسی کے امتحانات کے سنٹر کے ساتھ اردو۔ ہندی اور گورمکھی کے امتحان کا سنٹر بھی قادیان کو منظور کرایا جائے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ان تمام امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ جنہوں نے اس سال اردو۔ گورمکھی یا ہندی کا کوئی امتحان دینا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ قادیان ان کا سنٹر ہو۔ وہ اپنے نام اور فارم نمبر سے مطلع کریں۔ ڈیرہ بابا نانک۔ گورداسپور۔ بٹالہ وغیرہ کے امیدواروں کے لئے بھی رہائش کا موزوں انتظام ہوگا۔ یہ تمام اطلاعات جلد تر مجھے مل جانی چاہئیں۔

ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

خدام الاحمدیہ کے لئے

خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داریوں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر خادم اپنے حصہ کا خدام الاحمدیہ کا چندہ ہر ماہ بغیر یاد دہانی از خود عہدیدار مال مقامی کو ادا کر دیا کرے۔ اور عہدیداران مال خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ مرکز کا حصہ ہر ماہ باقاعدگی سے مرکز کو بھجواتے رہیں۔ لیکن گذشتہ چند ماہ سے کئی مجالس اس طرف توجہ نہیں کر رہیں۔ اور مرکز کے ضروری اخراجات رکے ہوئے ہیں۔ اور ضروری کام قرض لے کر چلائے جا رہے ہیں۔ امید ہے ہر خادم اپنی ذمہ داری کے مدنظر کوشش کر کے جلد از جلد اپنا اور اپنی مجلس کا چندہ مرکز میں بھجوا دے گا۔

مہتمم مال

دنیا کے تمام ڈاکٹروں اور اطبا کا

متفقہ فیصلہ ہے کہ

صحت کی سب سے بڑی حفاظت یہ ہے۔ کہ دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھا جائے۔ اگر آپ کو صحت اور تندرستی کا خیال ہو تو طبیہ عجائب گھر قادیان کا منجن لاجواب استعمال کیجئے اس کا استعمال مرض اور تندرست دونوں کے لئے مفید ہے اسکا باقاعدہ استعمال آپکو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھیگا۔ اور آپکے دانت موتیوں کی طرح سفید اور چمکدار ہو جائینگے اسمیں نہایت بیش قیمت زود اثر اجزاء شامل ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

قابل توجہ احباب کرام

وصیت تحریر کرکے اس پر گواہان اکثر صرف اپنا نام لکھ دیتے ہیں۔ جو کافی نہیں۔ ہر گواہ کا پورا پتہ درج ہونا ضروری ہے (۲) دو گواہ کم از کم ہیں۔ اس لئے عام طور پر دو گواہوں سے زیادہ گواہ ہونے چاہئیں (۳) اگر کوئی انجمن کا عہدیدار انسپکٹر وغیرہ گواہ ہو تو اس کے ساتھی لازمی طور پر اس کے علاوہ کم از کم دو گواہ ہونے ضروری ہیں۔

امید ہے کہ دوست اس کا خیال رکھیں گے۔ ورنہ قانونی لحاظ سے یہ سقم ہیں۔ اس لئے وصایا کو بار بار [illegible]

سُرمہ مُمیرا خاص

یہ سُرمہ نہایت مفید ہے۔ لگرے اور نظر کی کمزوری جیب وغیرہ آنسے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس سے نہیں۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے۔ کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲ ار

ملنے کا پتہ:- **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

ایک نہایت نفع مند کام

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے اسلئے ہمنے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے جو کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کیلئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں۔ اور مزید آرہی ہیں مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کیلئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہو۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کیساتھ پبلک لمیٹڈ کروا لیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں صرف پانچ روپے لئے جائینگے یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے۔ تو اُسے پانچسو روپے ادا کرنے ہونگے۔ گو منافع اُسے پورے ایکسو حصہ جات کا ہی ملیگا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اسلئے پیشتر اسکے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ اُن ہی کو ترجیح دی جائیگی

دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

صاحبزادہ:- مرزا شریف احمد

کلام الٰہی کے شیدائیوں کو خوشخبری

قرآن مجید کا مستند ترجمہ شائع ہو گیا

قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ بچوں کو بچپن ہی سے قرآن مجید کا ترجمہ نہایت ضروری ہے۔ تا کہ بچپن ہی سے ان کی زندگی پر قرآنی رنگ چڑھ جائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کے لئے بارہا جماعت کو توجہ دلا چکے ہیں۔ اور حضور یہ خواہش کئی دفعہ فرما چکے ہیں۔ کہ ہر احمدی کو قرآن مجید کا ترجمہ آنا چاہیئے۔ تا یہ جماعت احمدیہ کا ایک امتیازی نشان بن جائے۔

مکتبہ احمدیہ نے حال ہی میں قرآن مجید مترجم شائع کیا ہے جس کی مدد سے قرآن مجید کا ترجمہ نہایت آسانی سے سیکھا جا سکتا ہے۔ اس کی چند خصوصیات یہ ہیں۔

یہ ترجمہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فاضل اجل حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا ہے۔ اس لئے ترجمہ کی صحت پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ ترجمہ کا مسودہ حضرت میر صاحب رضؓ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کی مرکزی لائبریری میں رکھ دیا ہے۔ (۲) حاشیہ پر نہایت مفید تفسیری نوٹ ہیں۔ جن میں مشکل آیات حل کی گئی ہیں۔ یہ تفسیری نوٹ بڑی بڑی ضخیم تفسیروں کا نچوڑ ہیں (۳) ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اس لئے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے والوں کے لئے بہت مفید اور معاون ہے (۴) یہ نظارت تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ کا منظور کردہ ہے۔ (۵) اس کے عربی متن کی کتابت یسرنا القرآن کی مقبول عام طرز کتابت پر کرائی گئی ہے۔ (۶) ترجمہ تحت اللفظ ہونے کے ساتھ ہی نہایت آسان اور عام فہم بھی ہے۔

ھدیہ:۔ جلد معمولی دس روپے جلد آئیل کلاتھ ساڑھے گیارہ روپے۔ شادی کے موقعہ پر جہیز میں دینے کے لئے آئیل کلاتھ کی جلد بہت اعلےٰ تحفہ ہے۔

مالک کا پتہ
مکتبہ احمدیہ قادیان

ضروری خبریں!

انڈونیشیا امن اور جنگ کے دوراہے پر

مخلوط وزارت قائم نہ ہو سکی

بٹیویا یکم جولائی۔ ڈاکٹر عبد الرحیم سکارنو صدر جمہوریہ انڈونیشیا نے چار مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کو دعوت دی تھی کہ وہ تشکیل وزارت کے سلسلے میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آج ان چاروں لیڈروں نے ڈاکٹر سکارنو کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ تشکیل وزارت کی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انڈونیشیا اور ہالینڈ کے تعلقات میں سخت الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور حالت خطرناک ہو گئی ہے۔ انڈونیشیا کو حکومت ہالینڈ کی طرف سے بعض تجاویز موصول ہوئی ہیں۔ آج انڈونیشیا کی طرف سے ان کا جواب دیدیا جائے گا۔ اس جواب سے معلوم ہو جائے گا کہ انڈونیشیا میں آئندہ امن رہیگا یا جنگ شروع ہو جائے گی۔

کیا ہندوستان کا پریذیڈنٹ "راشٹریہ پتی" کہلائے گا؟

نئی دہلی یکم جولائی۔ ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کی مقرر کردہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان کا آئندہ آئین فیڈرل طرز کا ہو۔ مرکزی لیجسلیچر کے دو ہاؤس ہوں گے۔ ایک کونسل آف سٹیٹ کہلائیگا۔ اس میں قریباً دو سو ممبر ہوں گے۔ دوسرا ہاؤس آف پیپل ہوگا۔ اس میں تین چار سو نمائندے ہوں گے۔ یونین کا پریذیڈنٹ پانچ سال کے لئے منتخب ہوا کرے گا۔ اور راشٹریہ پتی کہلایا کرے گا۔ انتظامی امور کے تمام اختیارات اس کے ہاتھ میں ہوں گے۔

فوج کی تقسیم کے اصول طے ہو گئے

نئی دہلی یکم جولائی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی فوج کو پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں میں تقسیم کرنے کے لئے اصول طے کر لئے گئے ہیں۔ فوج کی تقسیم کے دو دور ہوں گے۔ پہلے دور میں فوج کو فرقہ وارانہ لحاظ سے تقسیم کیا جائے گا۔ اور دوسرے دور میں علاقہ وار تقسیم کی جائے گی۔ جب تک پاکستان اور ہندوستان کی حکومتیں فوج کے جملہ انتظامات اپنے ہاتھ میں لینے کے قابل نہیں ہوں گی۔ اس وقت تک موجودہ کمانڈر انچیف لارڈ آکنلک فوج کے انچارج رہیں گے۔ البتہ وہ سپریم کمانڈر انچیف کہلائیں گے۔ اور دونوں حکومتوں کے نمائندوں اور گورنر جنرل کے مشورہ سے کام کریں گے۔

دونوں حکومتیں بحری۔ بری اور ہوائی فوجوں کے لئے فوراً افسران اعلےٰ مقرر کر دیں گی۔ یہ اصول بھی طے کیا گیا ہے کہ پاکستان کے علاقہ کے کسی مسلمان فوجی کو ہندوستانی یونین کی فوجوں میں شامل ہونے کا اختیار حاصل نہیں ہوگا۔ اسی طرح ہندوستان کے کسی فوجی کو پاکستان کی فوجوں میں شامل نہیں کیا جائیگا۔ لیکن بعد ازاں پاکستانی علاقوں سے غیر مسلم اور ہندوستانی علاقہ سے مسلم نوجوان علی الترتیب ہندوستان اور پاکستان کی فوجوں میں شامل ہو سکیں گے۔

علم و ادب کی سرپرستی کے فنڈ میں سے انعامات

پنجاب ایڈوائزری بورڈ فار بکس لاہور نے موجودہ مالی سال میں (جو ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء کو ختم ہوگا) دو ہزار روپے کی رقم اردو۔ ہندی۔ اور پنجابی کے ان پسندیدہ شاہکاروں کے لئے مخصوص کی ہے۔ جو ۱۹۴۷ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئے ہوں۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے اصحاب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مندرجہ ذیل قسم کی کتابیں قابل غور نہیں سمجھی جائیں گی۔

ا۔ ایسی کتابیں جو فرقہ وارانہ یا نزاعی مضامین پر لکھی گئی ہوں۔ جن سے مختلف قوموں یا مذہبوں کے درمیان منافرت پیدا ہو۔ یا جو کسی جماعت یا فرقہ کے عقیدے کے خلاف ہوں۔

ب۔ درسی کتابیں (کتب نصاب) یا کسی صنعت یا پیشہ سے متعلق کتابیں۔

ج۔ ایسی کتابیں جو گھٹیا کاغذ پر چھپی ہوں۔ یا جن کی لکھائی چھپائی یا تصویریں۔ جلد بندی اور عام زیبائش تسلی بخش نہ ہو۔ عام فہم سائنس۔ تاریخ۔ سوانح عمری اور سیر و سیاحت کی کتابوں کو ترجیح دی جائے گی۔ مزید حالات کے لئے بورڈ کے دفتر سے قواعد و ضوابط متعلقہ انعامات طلب کریں۔ مندرجہ بالا مقصد کے لئے ۱۹۴۷ء کے آخیر میں کتابیں طلب کی جائیں گی۔ صحیح تاریخ اخبارات میں شائع کر دی جائے گی۔

پٹھانستان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (گورنر)

پشاور یکم جولائی۔ ۶ جولائی سے صوبہ سرحد میں ریفرنڈم شروع ہو جائے گا جو ۱۷ جولائی تک جاری رہیگا۔ گورنر صوبہ سرحد نے ایک بیان میں سرحد کی کانگرس پارٹی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس نے ریفرنڈم کا جو بائیکاٹ کر رکھا ہے اس کے باوجود ریفرنڈم ہوگا۔ آپ نے کہا کانگرس ورکنگ کمیٹی ۳ جون کے برطانوی اعلان کو منظور کر چکی ہے اور اس اعلان کے مطابق پٹھانستان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دریافت طلب امر صرف یہ ہے کہ سرحد کے لوگ پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔

کیا بہار پاکستانی علاقوں کا محتاج ہے؟

پٹنہ یکم جولائی محکمہ خوراک کے ایک افسر نے بتایا کہ بہار میں غذائی بحران پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ امسال صوبہ میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے فصلیں خراب ہو گئی ہیں۔ اگر سندھ اور مشرقی بنگال نے بہار کے لئے چاول مہیا نہ کئے تو سخت نازک غذائی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔

پنجاب یونیورسٹی کی تقسیم

لاہور یکم جولائی۔ پنجاب یونیورسٹی کی تقسیم کے آئینی مسئلہ پر مشورہ دینے کے لئے مسٹر جسٹس محمد شریف اور مسٹر جسٹس کھوسلہ پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔

"ہمیں اچھوتوں کے ساتھ مل کر کھانا کھانا گوارا نہیں"

ہندو طلباء کا مرن برت

راجکوٹ یکم جولائی۔ یہاں چند لائے چند ٹریننگ کالج احمد آباد ہوسٹل کے ہندو طلباء نے پرنسپل کے ایک حکم کے خلاف بطور احتجاج مرن برت شروع کر دیا ہے۔ پرنسپل نے حکم دیا تھا کہ اونچی ذات کے ہندوؤں کو اپنے اچھوت ساتھیوں کے ساتھ مل کر کھانا کھانا چاہیئے۔ طلباء نے اس حکم کے خلاف وزیر اعظم بمبئی کے پاس بھی احتجاج کیا تھا۔ وزیر اعظم نے انہیں اطمینان دلایا ہے کہ اگرچہ چھوت چھات دور کرنی چاہیئے۔ لیکن کسی شخص کو کسی کے ساتھ مل کر کھانا کھانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔